بسم اللہ الرحمن الرحیم
ترجمہ افضلیہ و تفسیراتِ افضلیہ
پہلے تین پارے
مصنف
شیخ الحدیث پیر محمد افضل قادری
سجادہ نشین نیک آباد گجرات پاکستان
ناشر
حلقہ افضلیہ نیک آباد گجرات پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ افضلیہ و تفسیراتِ افضلیہ

پہلے تین پارے

تصنیف

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری
سجادہ نشین نیک آباد گجرات پاکستان

ناشر
حلقہ افضلیہ نیک آباد گجرات پاکستان

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
اور جب اللہ نے نبیوں سے پختہ عہد لیا یقیناً میں نے جو تمہیں کتاب اور حکمت عطا کی پھر تمہارے پاس رسول آئے تصدیق کرنے
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى
والا اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور تم ضرور بالضرور اس کی مدد کرو گے۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور تم نے
ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (۸۱)
بھاری ذمہ لے لیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے اقرار کرلیا فرمایا تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں ○

﴾...... **وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ :** حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بغوی کے حوالے سے روایت کی ہے کہ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْاَنْبِیَآءِ حِیْنَ اسْتَخْرَجَ الذُّرِّیَّةَ مِنْ صُلْبِ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْاَنْبِیَآءُ فِیْهِمْ كَالْمَصَابِیْحِ وَالسُّرُجِ وَاَخَذَ عَلَیْهِمُ الْمِیْثَاقَ فِیْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ (۷۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ انبیا سے فرمارہا ہے جب پشتِ آدم سے ذریات (اولادوں) کو برآمد کیا جن میں انبیا چراغوں کی طرح روشن تھے اور پھر سب سے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں میثاق (پختہ عہد) لیا۔

جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کی گود میں کہا: اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○ (۷۲) ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھ نبی بنایا ہے۔ اسی طرح اس آیت میں بھی اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ میں صیغہ ماضی ہے جس کا مفہوم یہی ہے کہ یقیناً جو میں نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرمادی ہے۔ یعنی انبیاءِ عظام عالم دنیا میں آنے سے پہلے ہی نبوت اور کتاب عطا کردیے گئے تھے اگرچہ بعثتِ نبوت دنیا میں ہوتی ہے۔

﴾...... **ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ :** اس آیت میں کہیں نہیں ہے کہ رسول تمہارے زمانہ میں آجائے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی یہی تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ تمام انبیاء کی بعثت کے بعد مبعوث ہوں گے لہذا مراد یہی ہونی چاہیے کہ جب یہ رسول آئیں تو تم ضرور بالضرور ان پر ایمان بھی لاؤ گے اور تم ضرور بالضرور ان کی مدد بھی کرو گے۔

اس آیت میں دیگر نکات کے ساتھ حیات الانبیاء فی القبور اور برزخ میں انبیاء کے لیے تصرفات کے اختیارات ثابت ہوئے اور حدیث پاک میں بھی ہے: "اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ، فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ." (۷۳) ترجمہ: بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔

لہذا تمام انبیاء بعثتِ محمدیہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد آپ پر ایمان بھی لائے اور آپ کی امداد بھی کی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شب معراج چھٹے آسمان پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ سے بار بار اصرار کرکے پچاس نمازوں سے

(۷۱) تفسیر بغوی، تفسیر مظہری زیر بحث آیتِ مذکورہ (۷۲) سورہ مریم: 30 (۷۳) سنن ابن ماجہ، باب ذکر وفاتہ ﷺ الرقم: 1637